ا

یاحسینؑ

پہلے تم یاحسینؑ تو کہہ لو
چل دیے اُٹھ کے کہنے یااللہ
یعنی "لا" ہے حسینؑ کا کلمہ
"لا" سے گزرے بغیر "الااللہ"

خاکپائے ماتم گسارانِ حسینؑ مظلوم

میر احمد نویدؔ

یا حسینؑ

دل کی دھڑکن کر سماعت نبض سے سُن یا حسینؑ
مقصدِ کُن یا حسینؑ اور حاصلِ کُن یا حسینؑ
ایک نوحہ ایک گریہ ایک ماتم ایک غم
ایک ہی سُر ایک ہی لے ایک ہی دُھن یا حسینؑ

تیری دنیا سے اے خدائے حسینؑ
کچھ نہیں چاہیے سوائے حسینؑ

یاحسینؑ

دے رہی ہے یہ نِدا پیہم صدائے یاحسینؑ
اب جہاں میں کچھ نہیں ہونا سوائے یاحسینؑ

دائرہ بڑھنے تو دو ماتم کی لَے چڑھنے تو دہ
ہو ہی جائے گا زمانہ آشنائے یاحسینؑ

خاک اُڑاتا پھر رہا ہوں ''لا'' سے ''الااللہ'' تک
ڈھونڈنے نکلا تھا میں کیا ہے بنائے یاحسینؑ

واصلِ نورِ الستی کیوں نہ ہو وہ مَستِ الَست
پا لیا ہو جس کے دل نے مدّعائے یاحسینؑ

بس وہی ہے محرمِ کُن محرمِ رازِ نہاں
دل دھڑکتا ہو یہاں جس کا برائے یاحسینؑ

Presented By: ShianeAli.com

کچھ نہیں ہم نے کیا کچھ بھی نہ ہم سے ہو سکا
کچھ نہیں ہم سے ہُوا ہائے سوائے یاحسینؑ

رات کے پچھلے پہر لَو دے جو گریے کی صدا
ہر طرف سے ایک ہی آواز آئے یاحسینؑ

جان تھی جس کی یہ حسرت بھی اُسی کی تھی نویدؔ
کیا تھا اپنے پاس جو کرتے فدائے یاحسینؑ

لاج رکھ لی اہلِ غم کی اِس صدا نے اے نویدؔ
ورنہ کیا دیتے صدا آخر بجائے یاحسینؑ

Presented By: ShianeAli.com

حسینؑ کا غم

جہانِ کُن کی ہے وجہِ نُمو حسینؑ کا غم
خودی تلاش خدا جستجو حسینؑ کا غم

مِرا کلامؑ مِرا قہقہہٗ مِرا گریہ
مرِی خموشی مِری گفتگو حسینؑ کا غم

وجودِ خاکِ پریشاں سے تادمِ اکسیر
ہے میرا زخم ہے میرا رُفو حسینؑ کا غم

میں رندِ رند ہوں میں مستِ مست ہوں یعنی
ہے میرا جام ہے میرا سبو حسینؑ کا غم

سو میں ہُوں رقص بہ نار اور میں ہُوں رقص بہ خار
مِری دھمال مِری ھا وَ ھُو حسینؑ کا غم

Presented By: ShianeAli.com

یہی کہ جنبشِ مژگاں سے دل کی دھڑکن تک
ہے میری نبض، ہے میرا لہو، حسینؑ کا غم

مرا قیام، ہے میرا رکوع، میرا سجود
مری صلواۃ، ہے میرا وضو، حسینؑ کا غم

نہ کوئی دائیں نہ بائیں نہ کوئی پیش نہ پَس
ہے میرے گرد مرے چار سو حسینؑ کا غم

ہے کربلا کہ عزا خانۂ قدیم کوئی
ہے آئینہ کہ مرے رو بہ رو حسینؑ کا غم

ہزار سرمد و لاہوت و لامکاں نویدؔ
مری طلب، ہے مری آرزو، حسینؑ کا غم

نوحہ

حسینؑ آ گئے کرب و بلا بسانے کو
گلا خود اپنا خدا کی جگہ کٹانے کو

پناہ ڈھونڈنے جائے کہاں تری توحید
نہ ہو جو مقتلِ شبیرؑ سر چھپانے کو

خدا بچانے کو جائے کہاں تیری زینبؑ
کہ اب ردا کے سوا کچھ نہیں لٹانے کو

سوائے خون نہیں کچھ بھی دیکھنے کیلئے
سوائے تیغ نہیں کچھ گلے لگانے کو

یہ کہہ رہے ہیں بہتّر چراغ مقتل کے
حسینؑ چاہیے اے شب دیا بجھانے کو

صدا لگانے کو ہل من کی چاہئے ہے حسینؑ
حسینؑ چاہئے حق کیطرف بلانے کو

یہ وزنِ کرب و بلا ہے کسی سے کیا اٹھے
حسینؑ چاہیے اِس وزن کے اٹھانے کو

سوائے نوحہ لکھے تو نویدؔ کیا لکھے
سوائے نوحہ نہیں کچھ نہیں سنانے کو

نوحہ

یہ کون ہے پیاسا جنجر کی جو پیاس بجھانے آیا ہے
ظاہر میں تو یہ بندہ ہے مگر توحید بچانے آیا ہے

جو پتھر کھاتا جاتا ہے جو خوں میں نہاتا جاتا ہے
محشر تک حرؑ کے رستے سے ہر سنگ ہٹانے آیا ہے

ہے نعمتِ رزقِ شہادت کیا یہ موت کے مارے کیا جانیں
ہے جس کی پنہہ میں اللہ کیوں جان سے جانے آیا ہے

خیمے میں یہ کس سے آئی ہے عاشور کی شب بیعت لینے
جو دیا بجھانے آیا ہے بیعت کو اٹھانے آیا ہے

کوئی حرص و ہوا کے مارے ہوئے اِن لُوٹنے والوں سے پوچھے
وہ کیا ہے جس کے بچانے کو سب کچھ وہ لٹانے آیا ہے

جانے والا آنے والا ہر ایک زمانہ اُس کا ہے
ھَل مِن کی صدا بن کر وہ جو ہر عہد پہ چھانے آیا ہے

اُس سے پوچھو ہے طریقت کیا اُس سے پوچھو ہے شریعت کیا
اُس سے پوچھو کہ جو مقتل میں قیمت کو چُکانے آیا ہے

گلیوں میں نویدؔ آواز لگا نذرِ اللہ نیازِ حسینؑ
کوئی نہ سُنے یا کوئی سُنے تُو صدا لگانے آیا ہے

Presented By: ShianeAli.com

نوحہ

گھر سے نکل کے خوں میں نہانے چلے حسینؑ
خُوں میں نہانے دیں کو بچانے چلے حسینؑ

خم کھا گئی تھی جس سے براہیمؑ کی کمر
اُس وزنِ کربلا کو اُٹھانے چلے حسینؑ

باندھے ہوئے ہیں تن پہ جو احرامِ کربلا
کعبہ بچانے حج کے بہانے چلے حسینؑ

گہوارے میں کیا تھا جو وعدہ رسولؐ سے
وعدہ وہ آج اپنا نبھانے چلے حسینؑ

آ دشتِ نینوا میں ہوائے یزیدیت
اپنے لہو سے شمع جلانے چلے حسینؑ

کچھ اِس قدر خدا کی خدائی کی فکر ہے
گھر دے کے گھر خدا کا بچانے چلے حسینؑ

اصغرؑ کو آہ کر کے حوالے زمین کے
خنجر سے اپنی پیاس بجھانے چلے حسینؑ

جو بن سکے نویدؔ کسی سے نہ جُز حسینؑ
سوکھے لبوں وہ بات بنانے چلے حسینؑ

نوحہ

خدا کی بات بنانے حسینؑ جاتے ہیں
حسینؑ کیا ہے بتا نے حسینؑ جاتے ہیں

یہ کیا بچانے کو نکلے ہیں گھر سے لے کے علم
کہ آج کچھ نہ بچانے حسینؑ جاتے ہیں

چلے ہیں گود سے صغراؑ کی لے کے اصغرؑ کو
کہ لاالہ بچانے حسینؑ جاتے ہیں

وہ جس غرور کو لے کر اُٹھی ہے بولہبی
اُسی کے سر کو جُھکانے حسینؑ جاتے ہیں

یہ کیا ستم ہے کہ اسلام کی جو شہہ رگ ہے
اُسی گلے کو کٹانے حسینؑ جاتے ہیں

Presented By: ShianeAli.com

بجھا سکے تو بجھا آ کے اے ہوائے یزید
دیا ہوا میں جلانے حسینؑ جاتے ہیں

کمر ہیں باپ کی تھامے ہوئے علی اکبرؑ
یہ کس کی لاش اُٹھانے حسینؑ جاتے ہیں

جو اِس کے اہل نہیں اُن کو کیا بتاؤں نویدؔ
یہ کیوں لہو میں نہانے حسینؑ جاتے ہیں

Presented By: ShianeAli.com

نوحہ

چلو حسینؑ تمہیں کربلا بلاتی ہے
صدائے فاطمہؑ زہراؑ لحد سے آتی ہے

قدم حسینؑ اٹھاتے ہیں سوئے کرب و بلا
قدم سے لپٹی ہوئی کائنات جاتی ہے

خبر ہے شامِ غریباں ترے اندھیرے کو
نبیؐ کے روضے پہ صغراؑ دیئے جلاتی ہے

بتا اے ماہِ مُحرّم یہ کون بی بی ہے
جو بال کھول کے بس چاند دیکھے جاتی ہے

یہ کون بی بی ہے اور کس کی راہ تکتی ہے
نہ موت آتی ہے اِس کو نہ نیند آتی ہے

طواف کرتا ہے جس گھر کا خانۂ کعبہ
یہ حاجیوں کی جماعت وہ گھر جلاتی ہے

جو بڑھ کے تیغ کو اپنے گلے لگاتا ہے
خود اُس کو بڑھ کے مشیّت گلے لگاتی ہے

نویدؔ کیا ہُوا لبیک کیوں نہیں کہتے
صدا تو دشت سے ہل من کی اب بھی آتی ہے

Presented By: ShianeAli.com

نوحہ

اک بوند نہ تھا شہؑ کے بچوں کے پلانے کو
پانی تھا دکھانے کو پانی تھا بہانے کو

جب تک وہ نبیؐ زادے مہماں رہے صحرا کے
یا پیاس تھی پینے کو یا بھوک تھی کھانے کو

اے شام یہ صغراؑ ہے اک ایک کے حُجرے میں
ہر شام جو آتی ہے اک شمع جلانے کو

شہؑ جانے نہیں دیتے میداں میں کسی کو بھی
ہے وجہ یہی شاید حُرؑ ہے ابھی آنے کو

آئی تھی ضعیفی اِک لمحے میں شہؑ دیں پر
جب شاہ جھکے اکبؑر کی لاش اُٹھانے کو

سجدے میں نویدؔ اس نے سر ہی نہ دیا خالی
چادر بھی دی زینبؑ نے اسلام بچانے کو

نوحہ

ہنگامِ عصر ہے یہ شہ خوں اُگل رہے ہیں
اور تیرے چل رہے ہیں
کُل انبیاء سرہانے ہاتھوں کو مل رہے ہیں
اور تیر چل رہے ہیں

کیسا کوئی ستارہ سُرخ آسماں ہے سارا
وہ آندھیاں ہیں سینوں میں دل دہل رہے ہیں
اور تیر چل رہے ہیں

یعنی نہ ہیں وہ زِیں پر یعنی نہ ہیں زمیں پر
تیروں پہ شاہِ والا کروٹ بدل رہے ہیں
اور تیر چل رہے ہیں

Presented By: ShianeAli.com

خوں تو رگوں میں کیا ہے خشک اِس قدر گلا ہے
قاتل بھی تھک کے اپنے خنجر بدل رہے ہیں
اور تیر چل رہے ہیں

خود گردنیں کٹانے شبیرؑ کو بچانے
جانے کو رن میں ہائے کم سن مچل رہے ہیں
اور تیر چل رہے ہیں

ہر شام روز جس کو روئے گی یاد کر کے
وہ شام ڈھل رہی ہے خیام جل رہے ہیں
اور تیر چل رہے ہیں

لکھ اے نویدؔ ہے یہ کُل کربلا کا حاصل
ھَل مِن کے لفظ شہ کے منہ سے نکل رہے ہیں
اور تیر چل رہے ہیں

نوحہ

شہہؑ تھام کے لائے ہیں کمر ، مشکِ سکینہؑ
پانی سے نہیں خوں سے ہے تر، مشکِ سکینہ

صدیوں سے تُو غازیؑ کے علم سے جو بندھی ہے
باقی ہے ابھی کتنا سفر ، مشکِ سکینہؑ

سینے میں ترے پیاس بہتّر کی ہے پھر بھی
پانی نہ ہُوا تیرا جگر ، مشکِ سکینہؑ

ہر زخم سے بہتا رہا پانی کی طرح خون
لپٹی رہی سینے سے مگر ، مشکِ سکینہؑ

شرمندہ سکینہؑ سے ہے سقّائے سکینہؑ
شرمندہ ہے غازیؑ سے مگر، مشکِ سکینہؑ

غازیؑ کے دہن کی طرح یہ خشک دہن ہے
کوثر سے لبالب ہے مگر، مشکِ سکینہؑ

پیاسا ہے نویدؔ ایک زمانے سے ہے پیاسا
ہو اُس کی طرف ایک نظر، مشکِ سکینہؑ

نوحہ

الوداع اہلِ حرم الوداع اہلِ حرم
جانے پھر لوٹ کے آئیں کہ نہ آئیں یہ قدم

میرے نانا کی عبا اور عمامہ لاؤ
وہ جو کُرتا میری اماں نے سِیا تھا لاؤ
اور زینبؑ کو بُلا لاؤ کہ اب وقت ہے کم

بیبیوں دیکھ لو جی بھر کے چلو روئے حسینؑ
گُل زینبؑ سے جدا ہوتی ہے خوشبوئے حسینؑ
جانے پھر ہو کہ نہ ہو، لمحہ زیارت کا بہم

بیبیاں حلقہ کیے تھیں تنِ مظلوم کے پاس
بال کھولے ہوئے آنسو لیے معصوم کے پاس
نوحۂ حضرتِ زینبؑ پہ تھا شورِ ماتم

Presented By: ShianeAli.com

ہاتھ اٹھاتے ہی نہیں ظلم سے یہ بانیٔ شر
لے گئے کاٹ کے یہ عونؑ و محمدؑ کے بھی سر
اب میرے سر کے طلبگار ہیں یہ اہلِ ستم

غش سے عابدؑ کو اٹھا کر کہا بیٹا ہُشیار
لو ہوئی شام ہوئی شام کی منزل تیار
تم ہو اب اور ہے بے پردگی اہل حرم

ہو کے رخصت ہوئے شبیرؑ جو گھوڑے پہ سوار
ایڑھ دیتے تھے تو چلتا نہ تھا آگے رہوار
ایک بچی تھی جو رہوار کے تھامے تھی قدم

کر کے سینے سے سکینہؑ کو جدا شہہؑ نے نویدؔ
جاؤ خیمے میں سکینہؑ سے کہا شہہؑ نے نویدؔ
پھر بڑھے سوئے فرس شاہِ ہُدا تیز قدم

Presented By: ShianeAli.com

نوحہ

سر پہ عاشور کا سورج ہے اکیلے ہیں حسینؑ

دفن کرکے علی اصغرؑ کو جو اُٹھتے ہیں حسینؑ
اپنی غربت پہ بہت خاک اُڑاتے ہیں حسینؑ
آہ کرتے ہوئے دل تھام کے چلتے ہیں حسینؑ
سوئے خیمہ کبھی بڑھتے کبھی رُکتے ہیں حسینؑ
دے کے زینبؑ کو صدا خاک پہ گرتے ہیں حسینؑ

کرکے قرباں علی اصغرؑ کو ابھی اُٹھے ہیں
حشر تک روک کے محشر کو ابھی اُٹھے ہیں
تھام کر مرضیِ داور کو ابھی اُٹھے ہیں
دے کے آواز بہتر کو ابھی اُٹھے ہیں
اے خدا ٹھوکروں پہ ٹھوکریں کھاتے ہیں حسینؑ

ہے درِ خیمہ پہ ماں قاسمؑ بے پر اُٹھو
میرے ننھے سے مجاہد مرے اصغرؑ اٹھو
ماں بُلاتی ہے تمہیں اے علی اکبرؑ اٹھو
تم کو زینبؑ نے بُلایا ہے برادر اٹھو
ایک اِک لاشے سے جا جا کے لپٹتے ہیں حسینؑ

صبح سے شام تلک کٹ گیا لشکر زینبؑ
آنکھ کے سامنے اُجڑا ہے بھرا گھر زینبؑ
کھا کے سینے پہ سناں مرگیا اکبرؑ زینبؑ
لُٹ گیا تیری قسم تیرا برادر زینبؑ
رکھ کے سر شانے پہ زینبؑ کے بلکتے ہیں حسینؑ

الوداع کہہ کے ہوئے شاہؑ جو گھوڑے پہ سوار
ایڑھ دیتے تھے تو بڑھتا نہ تھا آگے رہوار
میں چلوں کیسے! کہا گھوڑے نے شہؑ سے اِک بار
میرے قدموں سے تو لپٹی ہے سکینہؑ سرکار
سن کے یہ گھوڑے سے بس خود کو گراتے ہیں حسینؑ

تنگ رسی سے گلا اپنا بندھانا بیٹی
دے کے کانوں کے گہر دیں کو بچانا بیٹی
قتل ہوجاؤں تو آنسو نہ بہانا بیٹی
تم مجھے ڈھونڈنے مقتل میں نہ آنا بیٹی
تھام کر ننھے سے ہاتھوں کو یہ کہتے ہیں حسینؑ

جُز یتیمی نہیں ہوگا کوئی تیرا بی بی
ہوگا رسی کا گلے میں تیرے گھیرا بی بی
تجھ کو کھا جائے گا زنداں کا اندھیرا بی بی
ہوگا زندان میں بابا کا نہ پھیرا بی بی
کر کے غربت کے حوالے تجھے جاتے ہیں حسینؑ

میری آنکھوں میں وہی عصر کا منظر ہے نویدؔ
خاک ہے بالی سکینہؑ ہے کھلا سر ہے نویدؔ
وہی ماتم ہے ، وہی سر ہے ، وہی در ہے نویدؔ
بابا بابا کا وہی نوحہ لبوں پر ہے نویدؔ
نہ ہی نیند آتی ہے اُس کو نہ ہی آتے ہیں حسینؑ

نوحہ

پیاسا ہے میرا حسینؑ پیاسا ہے میرا حسینؑ
دریا ہے میرا حسین دریا ہے میرا حسینؑ

سروش وملک میں نہ جن و بشر میں نہیں کوئی ایسا نہیں
میں دیکھ آیا عرش وز میں کی حدیں سب کہیں کوئی ایسا نہیں
جیسا ہے میرا حسینؑ جیسا ہے میرا حسینؑ

ہے زخموں سے اُس کا بدن چور لیکن لبوں پر ہے شکرِ خدا
ہے سینے میں پیوست خنجر و لیکن لبوں پر ہے اُس کے دعا
کیسا ہے میرا حسینؑ کیسا ہے میرا حسینؑ

دستِ دعا بن کے رہتا ہے ہر دم میرا دستِ ماتم دراز
یہ فرشِ عزا ہے مُصلیٰ جو میرا تو ماتم ہے میری نماز
سجدہ ہے میرا حسینؑ سجدہ ہے میرا حسینؑ

Presented By: ShianeAli.com

ہے رکھتا خدا کے وہ اوصاف سارے اگرچہ کہ بندہ ہے وہ
کہ قبلے کا قبلہ کہ کعبے کا کعبہ کہ سجدے کا سجدہ ہے وہ
مولا ہے میرا حسینؑ مولا ہے میرا حسینؑ

درندوں کے نرغے سے جاں دیکے جس نے چھڑائی ہے انسانیت
لہو سے بچھائی ہے توحید جس نے بچائی ہے وحدانیت
ایسا ہے میرا حسینؑ ایسا ہے میرا حسینؑ

ہدایت ہے جس سے شریعت ہے جس سے طریقت ہے جس سے نویدؔ
ولایت ہے جس سے رسالت ہے جس سے امامت ہے جس سے نویدؔ
تنہا ہے میرا حسین تنہا ہے میرا حسین

Presented By: ShianeAli.com

نوحہ

اے ذوالجناحِ حسینؑ اے ذوالجناحِ حسینؑ
برستے تیروں میں اک تو ہی تھا پناہِ حسینؑ
سلام تجھ پہ ہو زینبؑ کا ذوالجناحِ حسینؑ

وہ سر وہ سجدہ وہ مقتل وہ عصرِ عاشورہ
بتا لہو بھری آنکھوں میں ہائے کیا کچھ تھا
کہ تو نے دیکھی ہے وقتِ نزع نگاہِ حسینؑ

زماں تو کیا کہ مکاں تک لرز گیا ہوگا
ترا وجود بھی جاں تک لرز گیا ہوگا
کہ آخری جو سنی ہوگی تو نے آہِ حسینؑ

وہ جس پناہ میں داخل ہیں جن و انس و ملک
وہ جس سپاہ میں شامل ہیں جن و انس و ملک
ترا وجود بھی ہے شاملِ سپاہِ حسینؑ

Presented By: ShianeAli.com

ابھی قریب نگہ کے ابھی نگاہ سے دور
گزر رہا ہے اُٹھائے ہوئے سواریِ نُور
تیرا وجود ہے یا طُورِ جلوہ گاہِ حسینؑ

ترے مقام کو سمجھا نہیں زمانہ ابھی
ترے مقام کو پہنچا نہیں زمانہ ابھی
کہ ہے مقام ترا آخری گواہِ حسینؑ

ردائے حضرتِ زینبؑ کی آس اک عباسؑ
نگاہِ شہہؑ کا اشارہ شناس اک عباسؑ
اور اُس کے بعد ہے تو واقفِ نگاہِ حسینؑ

یہ بے چراغ بیاباں ہے اِس اندھیرے میں
یہ عہدِ شام غریباں ہے اِس اندھیرے میں
ترے سموں کے نشاں سے ملی ہے راہِ حسینؑ

زمانے بھر کا نشانہ ہے اور میں تنہا
یہ وقتِ عصرِ زمانہ ہے اور میں تنہا
مجھے پناہ میں لے اے پناہ گاہِ حسینؑ

ترے نشانِ قدم پر سر اپنا رکھ کے نویدؔ
ترے ہی پائے کرم پر سر اپنا رکھ کے نویدؔ
اِسی سجود میں ہوجائے گردِ راہِ حسینؑ

راہوارِ حسینؑ

ملتا نہیں قرار کہیں راہوار کو
وہ ڈھونڈتا ہے آج بھی اپنے سوار کو

اپنے سوار کی طرح تُو بھی غریب ہے
شہہ رگ سے تُو حسینؑ کی اِتنا قریب ہے
محسوس تو بھی کرتا ہے خنجر کی دھار کو

وہ نزع میں بھی ساتھ ہے دمساز کی طرح
اُس کا وجود آج بھی ہے راز کی طرح
سمجھو گے کیا حسینؑ کے اِس راز دار کو

خالی جو تُو ہے آج بھی اے پُشتِ راہوار
ہے منتظر کے آئے گا تجھ پر ترا سوار
مہدیؑ سے کوئی پوچھے ترے انتظار کو

Presented By: ShianeAli.com

کرتا ہوں تیرے حسن سے اندازۂ سوار
اُس کا جلال ہے تیری ہیبت سے آشکار
دیکھوں تجھے تو سوچوں میں تیرے سوار کو

آتا ہے خیمہ گاہ سے مقتل کو ذوالجناح
مقتل سے پھر پلٹتا ہے وہ سُوئے خیمہ گاہ
کیا دے رہا ہے گردشیں لیل و نہار کو

کلغی سے تیری ڈھالا ہے قدرت نے آفتاب
نکلا ہے نال سے تیری واللہ ماہتاب
تارہ کیا سموں کے ترے ہر شرار کو

اے ذوالجناح کُن پہ تجھے اختیار ہے
تو مالکِ مشیّتِ پروردگار ہے
پایا تری شبیہ میں ہر اختیار کو

Presented By: ShianeAli.com

ناز‌ل ہوا ہے جب سے زمیں پر ہے سوگوار
غیبت ہو یا حضور ہو ہے ایک حالِ زار
دیکھا ہے اشک بار ہی اِس اشکبار کو

ہے منتظر نگاہ میں لے لے نویدؔ کو
ہے بے اماں پناہ میں لے لے نویدؔ کو
پھیلادے اِس غریب تک اپنے حصار کو

نوحہ

ازل سے میں نے خدا کو خدا بنا دیکھا
سرِ حسینؑ کو تن سے مگر جدا دیکھا

خود اپنے ہاتھ سے تطہیر کی عطا تو نے
خود اپنی آنکھ سے زینبؑ کو بے ردا دیکھا

یہ کس کا خیمہ تھا لَو دے رہا تھا ہر چہرہ
کہ جب چراغ کو میں نے بجھا ہوا دیکھا

ازل ابد نظر آئے لہو میں ڈوبے ہوئے
جو در سے خیمے کے مقتل کا فاصلہ دیکھا

کروں گا اس کی مدد جو طلب کرے مجھ سے
حسینؑ کو یہی دیتے ہوئے صدا دیکھا

ازل سے میں نے یہ دنیا بسی ہوئی دیکھی
مگر گھر آلِ نبیؑ کا لٹا ہوا دیکھا

خدا نے بس اُسے دیکھا لہو میں ڈوبے ہوئے
لہو میں ڈوب کے کیا جانے اُس نے کیا دیکھا

جن آنکھوں میں تُو خدا دیکھتا تھا ہائے نویدؔ
لہو ہوئیں تو اُن آنکھوں میں تو نے کیا دیکھا

نوحہ

کس کو دیتا ہے صدا اے کربلا تیرا دیا
بعدِ حُر کس کے لیے ہے تیرا دروازہ کھُلا

دیکھنا یہ ہے کہ کیا آتا ہے سجدے کا جواب
اے حسینؑ ابن علیؑ تو نے تو سجدہ کر دیا

ایک ظاہر ہے خدا کا ایک خدا کا ہے حجاب
سر حسینؑ ابن علیؑ کا اور زینبؑ کی ردا

اک خدا کی ہے خدائی ایک شہؑ کی کائنات
کس کا جانے کیا بچا اور کس کا جانے کیا لُٹا

ایک تھی جنس خدا اور ایک تھا گاھک حسینؑ
کس نے جانے کیا خریدا کس کا جانے کیا بکا

Presented By: ShianeAli.com

اک حسینؑ اور ایک زینبؑ ایک بھائی اک بہن
ایک چہرہ بن گیا اور بن گیا اک آئینہ

فاطمہؑ کی رات دن تسبیح کی میں نے نوید
تب کہیں حق سے ملی ہے مجھ کو توفیق ثنا

Presented By: ShianeAli.com

نوحہ

پوچھے نہ کوئی یہ زینبؑ سے راہوں میں کہاں حسینؑ ہے
جہاں سنگ ہی سنگ برستے ہوں سمجھو وہاں حسینؑ ہے

جہاں خون گرے گا سرورؑ کا وہیں سجدہ کرے گی خلق خدا
جہاں ہوگی صدائے الاالہٰ سمجھو وہاں حسینؑ ہے

سمجھو ہے مصلیٰ الا الہٰ سمجھو کہ قیام محمدؐ ہیں
سمجھو کہ نماز ولایت ہے سمجھو کے اذاں حسینؑ ہے

مالک ہے یہ روزِ محشر کا مالک تسنیم و کوثر کا
سر جسکا چڑھا ہے نیزے پر تشنہ وہاں حسینؑ ہے

کس طرح سکینہؑ بابا کو تاریکی میں پہچانے گی
بس تیر ہی تیر بدن پر ہیں باقی کہاں حسینؑ ہے

Presented By: ShianeAli.com

بابا کو صدائیں دیتی ہوئی آئی جو سکینہؑ مقتل میں
آواز تن بے سر نے دی آؤ یہاں حسینؑ ہے

باطل کا تیر سوئے باطل پلٹا یا ہے خود جس نے نویدؔ
توڑا ہے جس نے دستِ ستم ضربِ گراں حسینؑ

Presented By: ShianeAli.com

نوحہ

اہل حرم میں شور ہے برپا　　ہائے حسینا وائے حسینؑ
رہ گئی تنہا ثانئ زہراؑ　　ہائے حسینا وائے حسینؑ

کوئی منہ کو پیٹ رہا ہے　　کوئی سر کو پیٹ رہا ہے
پیٹ رہا ہے کوئی سینہ　　ہائے حسینا وائے حسینؑ

انس و بشر میں جن و ملک میں　　اہلِ زمیں میں اہلِ فلک میں
ایک ہی نوحہ گونج رہا ہے　　ہائے حسینا وائے حسینؑ

خوں میں اذانیں ڈوب گئی ہیں　　خوں میں نمازیں ڈوب گئی ہیں
قتل ہوا کعبے کا کعبہ　　ہائے حسینا وائے حسینؑ

کوئی سموں سے روندا گیا ہے　　کوئی گلا تیروں سے چھدا ہے

Presented By: ShianeAli.com

کھا کے گرا ہے کوئی نیزہ　　ہائے حسینا وائے حسینؑ

تھامے ہوئے گھر کا دروازہ　　کوئی مدینے میں ہے تنہا

دیکھ رہی ہے سب کا رستا　　ہائے حسینا وائے حسینؑ

جس پر سوتی تھی وہ حزینہ　　ڈھونڈنے نکلی ہے وہ سینہ

کھو گئی بن میں بالی سکینہؑ　　ہائے حسینا وائے حسینؑ

جل گئے خیمے چل گیا خنجر　　لُٹ گیا ساماں چھن گئی چادر

خاک پہ بیٹھا آپ کا کنبہ　　ہائے حسینا وائے حسینؑ

شب میں سوار آیا جب کوئی　　یا علیؑ کہہ کے زینبؑ روئی

ہونٹوں سے بس اتنا ہی نکلا　　ہائے حسینا وائے حسینؑ

ہے جو نویدؔ اک مجلس برپا　　ہے جو نویدؔ اک ماتم برپا

پُرسہ لینے آئی ہیں زہراؑ　　ہائے حسینا وائے حسین

ع

Presented By: ShianeAli.com

نوحہ

آجا اے میرے لال یہ ماں سوگوار ہے

پٹکا کمر سے باندھ کے لاشے اُٹھا چکا
زخمی بدن پہ ہائے بہت تیر کھا چکا
آجا اے میرے لال

ماں ساتھ ساتھ تیرے مدینے سے آئی ہے
وارث ہے انبیاء کا تو میری کمائی ہے
آجا اے میرے لال

مقتل کی خاک بالوں سے یوں چھانتی ہے ماں
بیٹا جو تجھ پہ گزری ہے وہ جانتی ہے ماں
آجا اے میرے لال

برسا رہی ہے آنکھوں سے اپنے لہو یہ ماں
تو سرخرو ہوا تو ہوئی سرخرو یہ ماں
آجا اے میرے لال

تازہ ہے جس کا خوں ترے چہرے پر میرے لال
تونے ابھی تو دفن کیا ہے وہ نونہال
آجا اے میرے لال

اکبر کی لاش پر بھی تیرے ساتھ تھی یہ ماں
کس طرح تو نے کھینچی تھی سینے سے وہ سناں
آجا اے میرے لال

قاسم کی لاش کس طرح تونے اُٹھائی تھی
سر سے عمامہ کھول کے گٹھڑی بنائی تھی
آجا اے میرے لال

ہر چند کربلا کو زمانہ ہوا نویدؔ
آتی ہے قتل گاہ سے اب بھی صدا نویدؔ
آجا اے میرے لال

نوحہ

قرآں کا گلا کاٹا قرآں کے حافظوں نے
توحید کو بچایا قرآں کے ناطقوں نے

شبیر کے گلے پر خنجر چلا دیا ہے
یا ڈھا دیا ہے کعبہ حج کرکے حاجیوں نے

جس وقت شہہ کی گردن پر چل رہا تھا خنجر
اُٹھ کر زمیں کو گھیرا اُس وقت آندھیوں نے

ہر زخم کے لبوں پر لبیک کی صدا تھی
اک زاویہ دکھایا زخموں کے زاویوں نے

میداں میں سب بہتّر اپنی جگہ احد تھے
توحید منعکس کی ہر رخ سے آئینوں نے

Presented By: ShianeAli.com

مانگوں نویدؔ اُن سے پھر کس لیے میں جنت
نوحہ عطا کیا ہے جب مجھ کو مالکوں نے

نوحہ

یا حسینؑ اللہ اکبرؑ یا حسینؑ اللہ اکبرؑ
آ گئی زینبؑ وطن لُٹ گیا زینبؑ کا گھر

ہے دھلا جس خون میں جس میں چھپا ہے لاالہٰ
ہے وہ خوں شبیرؑ کا اور ہے وہ زینبؑ کی ردا
دیکھ دل شبیرؑ کا اور دیکھ زینبؑ کا جگر

کیا کہوں کس سے ملا ہے لا الہٰ کو یہ دوام
ہے بنائے لاالہٰ کیا اک سفر اور اک قیام
کربلا شہہؑ کا قیام اور شام زینبؑ کا سفر

اک لہو ہے اک ردا ہے ایک لا ہے اک الہٰ
ایک لَو ہے اک دیا ہے اک گلو ہے اک صدا
اک بہن ہے ایک بھائی اک موئثر اک اثر

روکتی ہے اشک آنکھوں میں مگر رکتے نہیں
وہ اٹھاتی ہے قدم لیکن قدم اُٹھتے نہیں
کیا وہ صغراؑ کیلئے لے جائے گی گردِ سفر

ساتھ اپنے گو وہ اصغرؑ کو نہ لیکر آسکی
ساتھ اپنے گو وہ اکبرؑ کو نہ لیکر آسکی
آ گئی ہے لیکے خود ہی گھر کے لُٹنے کی خبر

جن کو رو پائی نہ زینب ہائے بعدِ کربلا
ان کو روئے مصطفی اور ان کو روتی سیدہؑ
کہہ کہ رویا ہے خدا خود ہائے زینبؑ کے پسر

کیا کہوں عاشور کی شب جس جگہ تھی محوِ خواب
جاں نثارانِ حسینؑ ابن علیؑ کا اضطراب
کس طرح سے رات گزری کس طرح پھوٹی سحر

صبح کا سورج نکلنے حُر کے آنے تک نویدؔ
نیزۂ خولی پہ اک سر جگمگانے تک نویدؔ
اور کتنا کربلا کو میں کروں گا مختصر

Presented By: ShianeAli.com

نوحہ

سوکھے ہوئے گلے پر شمشیر چل رہی ہے اور شام ڈھل رہی ہے
عصمت کھڑی سرہانے خوں رخ پہ مَل رہی ہے اور شام ڈھل رہی ہے

تپتی ہوئی زمیں پر جو خون بہہ رہا ہے بہہ بہہ کے کہہ رہا ہے
شہہ کے گلے سے زینبؑ کی جاں نکل رہی ہے اور شام ڈھل رہی ہے

اب جل رہا ہے جھولا شعلوں کی زد پہ آ کر کہہ کہہ کے ہائے اصغرؑ
جھولے کے ساتھ شعلوں میں ماں بھی جل رہی ہے اور شام ڈھل رہی ہے

ہر بی بی خاک اُڑا کر نیزوں کی زد پہ آ کر کہہ کہہ کے ہائے چادر
چکرا کے گر رہی ہے گر کر سنبھل رہی ہے اور شام ڈھل رہی ہے

دن بھر کے سب ستائے غش میں پڑے ہیں سائے کوئی اِدھر نہ آئے
ہاتھوں میں لے کے نیزہ زینبؑ ٹہل رہی ہے اور شام ڈھل رہی ہے

نیزے پہ ایک سر ہے زینبؑ کو یہ خبر ہے اب شام کا سفر ہے
کاندھے سے اپنے شہہؑ کا کاندھا بدل رہی ہے اور شام ڈھ رہی ہے

ہے ڈھونڈتی حزینہ بابا کا اپنے سینہ مقتل میں ہے سکینہؑ
اور شام ڈھل رہی ہے اور شام ڈھل رہی ہے اور شام ڈھل رہی ہے

مقتل میں جا کے اصغر کی تشنگی بجھانے پانی اُسے پلانے
جانے کو اب سکینہ ہائے مچل رہی ہے اور شام ڈھل رہی ہے

ہر سمت ہیں بگولے ہر سمت آندھیاں ہیں شعلوں میں بیبیاں ہیں
اس دم نویدؔ سینے سے جاں نکل رہی ہے اور شام ڈھل رہی ہے

Presented By: ShianeAli.com

نوحہ

خیمے میں جو آئے شہہِ دیں ہونے کو رخصت
زینبؑ سے نہ دیکھی گئی بھائی کی یہ غربت
کہنے لگے شہہؑ ہے یہ بہن وقتِ قیامت
اب وقت بہت کم ہے سنو میری وصیت
کی تم نے ہمیشہ مری ماں بن کے حفاظت
اب سونپتا ہوں تم کو میں عابدؑ کی امانت
یہ ہے تو یہ سمجھو کہ ہیں توحید و رسالت
یہ فخرِ ولایت ہے یہ ہے فخرِ امامت
ہے جلوہ گر اِس ذات میں ہی جلوۂ عصمت
پوشیدہ اسی ذات میں ہیں کثرت و وحدت
سب تیرے حوالے ہے سب تجھ کو بچانا ہے
رب تیرے حوالے ہے رب تجھ کو بچانا ہے
عابدؑ کو بچانا ہے عابدؑ کو بچانا ہے

Presented By: ShianeAli.com

عابد کو بچانا ہے عابدؑ کو بچانا ہے
گھر تجھ کو لٹانا ہے سر مجھ کو کٹانا ہے
عابدؑ کو بچانا ہے عابدؑ کو بچانا ہے

مرے بعد کوئی گردش محور پہ نہیں ہوگی
افلاک دھواں ہوں گے شعلہ یہ زمیں ہوگی
گر فرش بچانا ہے گر عرش بچانا ہے
عابدؑ کو بچانا ہے عابدؑ کو بچانا ہے

مشکل ہے سفر اس کا آساں ہے مری منزل
خود اس کی مسافت پر حیراں ہے مری منزل
اِسے خاک اڑانا ہے مجھے خوں میں نہانا ہے
عابدؑ کو بچانا ہے عابدؑ کو بچانا ہے

کس ہاتھ سے یہ خنجر کس ہاتھ میں آیا ہے
کس کس نے پسِ خنجر مرا خون بہایا ہے
اِس رازِ شہادت سے اِسے پردہ اٹھانا ہے
عابدؑ کو بچانا ہے عابدؑ کو بچانا ہے

یہ میرا جگر گوشہ ہر راز کا مالک ہے
اِس حلق بریدہ کی آواز کا مالک ہے
پر شور اذانوں میں اسے خطبہ سنانا ہے
عابدؑ کو بچانا ہے عابدؑ کو بچانا ہے

ہابیل سے تا برّح جو خوں میں ہیں غلطیدہ
ہر خون جو ناحق ہے مرے خوں میں ہے پوشیدہ
ہر خوں کی گواہی کو اِسے حشر میں آنا ہے
عابدؑ کو بچانا ہے عابدؑ کو بچانا ہے

میں سب کی وراثت ہوں یہ میری وراثت ہے
یہ میری فصاحت ہے یہ میری بلاغت ہے
اِسے میری خموشی کو آواز بنانا ہے
عابدؑ کو بچانا ہے عابدؑ کو بچانا ہے

اُٹھتے ہوئے شعلے ہیں پھر شامِ غریباں ہے
پھر شام کی راہیں ہیں پھر شام کا زنداں ہے
بازار بھی آنا ہے دربار بھی آنا ہے
عابدؑ کو بچانا ہے عابدؑ کو بچانا ہے

اُس چاند کی بادل سے آواز نویدؔ آئی
زینبؑ کو یہ مقتل سے آواز نویدؔ آئی
نمرود کے شعلوں کو گلزار بنانا ہے
عابدؑ کو بچانا ہے عابدؑکو بچانا ہے

Presented By: ShianeAli.com

نوحہ

زہراؑ و علیؑ کے پیاروں کو صحرا نے چاند ستاروں کو
مٹی کا کفن پہنایا ہے
تیروں نے لاش اُٹھائی ہے نیزوں نے قبر بنائی ہے
تلواروں نے دفنایا ہے

نیزوں پر نیزے چلتے ہیں
صحرا میں خیمے جلتے ہیں
اور شام کے سائے ڈھلتے ہیں
خیموں میں ماتم برپا ہے
زینب پہ غشی کا سایہ ہے
اک سر نیزے پر آیا ہے

عاشور کا سورج ڈھلتا ہے
صحرا کا سایہ جلتا ہے
سناٹا آنکھیں ملتا ہے
زینب کی ردا ہے نیزے پر
اک بار ابھی غش سے اُٹھ کر
عابدؑ کو پھر غش آیا ہے

خنجر سے دن کا قتل ہوا
یا کاٹا گیا سرورؑ کا گلا
اے میرے خدا اے میرے خدا
شبیر کا سر ہے نیزے پر
یا پھر شبیرؑ کا سر بن کر
سورج نیزے پر آیا ہے

ہر سمت اندھیرے چھائے ہیں
مقتل میں پڑے کچھ سائے ہیں
اور رات نے پر پھیلائے ہیں
یہ چاند ستارے زخمی ہیں
زینب کے دُلارے زخمی ہیں
یا کُل عالم زخمایا

ویرانی ہے سناٹا ہے
مقتل میں رات کا پہرہ ہے
خاموش ہر ایک ستارہ ہے
یا زینبؑ ہے یا صحرا ہے
ٹوٹا ہوا بس اک نیزہ ہے
خیموں کے گِرد طلایا ہے

جس دھوپ میں سرورؑ ہیں تنہا
برپا ہے جس میں کرب و بلا
کہتی ہے یہ ھل من کی صدا
اِس دھوپ میں سر پر داور کے
اِس دھوپ میں سر پر سرور کے
زینبؑ کی ردا کا سایہ ہے

کس نے یہ مانا کون ہے وہ
کس نے پہچانا کون ہے وہ
بس حُر نے جانا کون ہے وہ
گھر بار لٹا کر غربت میں
جس نے اک حُر کی حسرت میں
خنجر کو گلے سے لگایا ہے

Presented By: ShianeAli.com

تا عرش نویدؔ ہے میرا رَم
چلتا ہے نویدؔ جو میرا دم
بے وجہ ہے مجھ پر اُن کا کرم
کیا کاسہ لیا کیا لفظ لکھے
کیا فقر کیا کیا شعر کہے
بس میں نے سبق دھرایا ہے

Presented By: ShianeAli.com

نوحہ

سر جُدا کس کا ہوا اور خدا کون ہوا
بے رِدا کون ہُوا لا سے الہٰ کون ہوا

کس کی شہہ رگ سے بہا بن کے لہو تیرا وجود
اے خدا یہ تو بتا تیرا پتا کون ہوا

لا کو سر دے کے بتا کس نے الااللہ کیا
اے الااللہ کے کلمے ترا ''لا'' کون ہوا

شہہ کے خیمے میں بجھا حُر کے جو خیمے میں جلا
شب عاشور بتا تیرا دیا کون ہوا

گونجتی ہے بھرے دربار میں یہ کس کی صدا
کٹ گئے ہیں جو گلے اُن کی صدا کون ہوا

نظر آتی ہے بتا کس کی ردا نیزے پر
بول اسلام تیرے سر کی ردا کون ہوا

میں نے مانا ترے بدلے کا خدا ہے وارث
خونِ شبیرؑ بتا تیری جزا کون ہوا

سرکٹایا ہے خدا کی جگہ کس نے یہ نویدؔ
لا الہٰ کچھ تو بتا تیری بنا کون ہوا

Presented By: ShianeAli.com

نوحہ

امت نے رسالتؐ کا پیغام بدل ڈالا
خود کو تو نہیں بدلا اسلام بدل ڈالا

بدلا ہے شریعت کو بلدا ہے طریقت کو
آغاز بدل ڈالا انجام بدل ڈالا

مفہوم رسالتؐ کا مفہوم ولایتؑ کا
کچھ صبح بدل ڈالا کچھ شام بدل ڈالا

جھٹلائی دلیل اُس کی توحید بدل ڈالی
ہر خاص بدل ڈالا ہر عام بدل ڈالا

ہر دل کیا بُت خانہ ہر دل کیا ویرانہ
منزل ہی نہیں بدلی ہر گام بدل ڈالا

Presented By: ShianeAli.com

اسلام تو قیدی تھا اسلام تو قیدی ہے
ہر دَور کے ظالم نے بس دام بدل ڈالا

لعنت ہو نویدؔ اُن پر اللہ کی لعنت ہو
جن لوگوں نے نعمت کا افہام بدل ڈالا

Presented By: ShianeAli.com

نوحہ

ہر جگہ ہر شہر میں شہہؑ کی عزاداری کریں
سیدہؑ کے لاڈلے پر گریہ و زاری کریں

ہم سیہہ ملبوس نکلیں کوچہ و بازار میں
وا حسینا کی صدا دیں کوچہ و بازار میں
سنتِ زینبؑ ادا کرنے کی تیاری کریں

مقصدِ شبیرؑ کیا ہے مقصد اسلام کیا
دے رہی ہے سب کو ہل من کی صدا پیغام کیا
کربلا ہے کس لئے پیدا یہ بیداری کریں

وہ صدا نوحے کی ہو مل جائیں غیبت اور حضور
یوں اٹھے پردہ کہ مٹ جائیں سبھی نزدیک و دور
گریہ و ماتم کی ایسی کیفیت طاری کریں

جس نے اپنے خون سے دل پر لکھا ہے لا الہٰ
جس نے اپنے خون سے زندہ کیا ہے لا الہٰ
اس کے غم میں کیوں نہ سینے سے لہو جاری کریں

ہم جو روئیں ساتھ میں روئیں زمین و آسماں
ہم جو روئیں ساتھ اپنے روئے یہ سارا جہاں
اس طرح ماتم کریں اک سوگ سا طاری کریں

حلقۂ ماتم میں سارے انبیاؑ بھی ساتھ ہوں
اولیاؑ بھی ساتھ ہوں اور اوصیا بھی ساتھ ہوں
سیدِ سجادؑ اِس حلقے کی سالاری کریں

جس کو تنہا جان کر سب نے ستایا اے نویدؔ
کاٹ کر سر جس کا نیزے پر اٹھایا اے نویدؔ
یہ تقاضا ہے حیاء کا اُس کی غمخواری کریں

نوحہ

ردا لُٹ چکی ہے گلا کٹ چکا ہے کوئی سر سناں پر کوئی بے ردا ہے
پناہِ خدا تھا جو گھر کربلا میں وہ گھر لُٹ چکا ہے وہ در جل چکا ہے

شریعت کے ماروں سے کوئی تو پوچھے طریقت کے ماروں سے کوئی تو پوچھے
شریعت ہے جس کی طریقت ہے جس کی اُسے قتل کر کے کہو کیا بچا ہے

شریعت ہے ماتم طریقت ہے نوحہ شریعت ہے پرسہ طریقت ہے گریہ
نہیں اور کچھ بھی شریعت طریقت امامِ زماں کی یہ ہر دم صدا ہے

خداوندِ حرص و ہَوا و ہوس سے مچی تھی جو اُس لُوٹ کی دسترس سے
فقط ایک زینب کا نوحہ بچا ہے فقط ایک زینبؑ کا ماتم بچا ہے

جُدا ہو کے حق سے یہ کیا ڈھونڈتے ہو خودی ڈھونڈتے ہو خدا ڈھونڈتے ہو
تمہیں کچھ خبر ہے تمہیں کچھ پتا ہے خودی ہے سناں پر خدا بے ردا ہے

Presented By: ShianeAli.com

وہی جس کا نوحہ خدا پڑھ رہا ہے وہی جس کا ماتم خدا کر رہا ہے
وہی دیں پنہ ہے وہی بادشاہ ہے وہی کبریا ہے وہی لا الہٰ ہے

جہاں نوح و آدم پہ گریہ ہو طاری جہاں چشم مہدی سے ہو خون جاری
ہے فکرِ جہاں صیدِ سود و زیاں کو یہاں دو جہاں کا گلا کٹ چکا ہے

نویدؔ آئیے کہیے کیا چاہیے ہے خودی چاہیے ہے خدا چاہیے ہے
ہیں آدمؑ یہیں پر ہیں خاتمؐ یہیں پر یہاں شاہِ والا کا ماتم بپا ہے

نوحہ

اے کلمہ گو بتا تیری غیرت کو کیا ہوا
خوفِ خدا کو پاسِ نبوت کو کیا ہوا

فرزندِ مصطفی ہے تہہِ تیغ یا حسینؑ
کیوں ٹوٹتی نہیں ہے قیامت کو کیا ہوا

سر کاٹ کر حسینؑ کا شکرِ خدا کیا
سجدے کو تیرے تیری عبادت کو کیا ہوا

زینبؑ کی تھی ردا کہ تھی کملی رسولؐ کی
تُونے وہ لُوٹ لی تیری غیرت کو کیا ہوا

بغضِ علیؑ میں پڑ گئے کیوں تفرقے ہزار
بعدِ رسول وحدتِ امت کو کیا ہوا

کہتا ہے یہ نویدؔ کہ فوجِ یزید پر
ٹوٹی نہ بن کے قہر تو لعنت کو کیا ہوا

Presented By: ShianeAli.com

نوحہ

حسینؑ تُو نے جو خوں سے دیا جلایا ہے
صدا لگائی ہے ''لا کی ''الہٰ'' بچایا ہے

اگر ہے حق پہ تو بس پڑھ حسین کا کلمہ
حسینؑ ہی نے تو یہ لا الہٰ بچایا ہے

کیا ہے تیغ تلے جس نے شکر کا سجدہ
جبیں نے جس کی خدا کو خدا بنایا ہے

بتاؤ کون ہے وہ زیرِ تیغِ ذبحِ عظیم
کہو خدا کی جگہ کس نے سر کٹایا ہے

حسینؑ وہ ہے جو تیغِ سوالِ بیعت کو
گلے سے مقتل ذلت میں گھیر لایا ہے

نویدِ حیٰ علیٰ ہے صدائے خیر العمل
چلو کہ سیدِ سجادؑ نے بُلایا ہے

Presented By: ShianeAli.com

نوحہ

حسینؑ تُو نے خدا کو خدا بنا دیا ہے
لہو سے اپنے فنا کو بقا بنا دیا ہے

زمانہ کوئی بھی ہو تیرے خونِ تازہ نے
مہک سے کرب و بلا کو نیا بنا دیا ہے

بجھا کے خیمے میں بس اِک دیا شبِ عاشور
ہر ایک چہرے کو شہؑ نے دیا بنا دیا ہے

حسینؑ یہ تیری زینب کا تجھ پہ ہے احسان
تری خموشی کو جس نے صدا بنا دیا ہے

وہ ایک حُر تھا کہ جس نے گزر کے خود پر سے
ہر ایک حُر کے لیے راستا بنا دیا ہے

تیری نگاہ کے صدقے کریمِ کرب و بلا
کہ تُو نے حُر کی سزا کو جزا بنا دیا ہے

کریم تیرا کرم ہے فقیر کی تعریف
نویدؔ کیا تھا اُسے کیا سے کیا بنا دیا ہے

Presented By: ShianeAli.com

نوحہ

لا الہ تری بقا ہے کربلا
ابتداء ہے انتہا ہے کربلا

اِس سے روشن سیدہؑ کی ہر دلیل
اِس سے روشن مرتضیٰ کی ہر دلیل
اِس سے روشن مصطفیؐ کی ہر دلیل
دستِ زینبؑ کا دیا ہے کربلا

سجدہ گاہِ کبریا ہے کون ہے
تجھ میں پوشیدہ خدا ہے کون ہے
تو فنا ہے یا بقا ہے کون ہے
حُرؑ سے تو نے کیا کہا ہے کربلا

کہہ رہی ہے انبیاء کی یہ قطار
کہہ رہی ہے اولیاء کی یہ قطار
کہہ رہی ہے اوصیا کی یہ قطار
تیرا دروازہ کھلا ہے کربلا

جس میں ہے توحید دستورِ حجاب
جس میں ہے توحید معمورِ حجاب
جس میں ہے توحید مستورِ حجاب
وہ تو زینبؑ کی ردا ہے کربلا

گونجتی ہے یہ جو ہل من کی اذاں
ہے تہہِ خنجر گلوئے کن فکاں
لمحہ لمحہ ہے تہِ نوکِ سناں
ہر نفس ہر پل بپا ہے کربلا

Presented By: ShianeAli.com

کربلا سے دُور ہیں جو بے پناہ
خود ترا شیدہ خدا جن کا الہٰ
اُن کو کیا معلوم اللہ کی راہ
لا الہٰ کا راستہ ہے کربلا

پردۂ غفلت اٹھا کر دیکھ لو
موت کو دل سے لگا کر دیکھ لو
اپنی آنکھوں سے خود آ کر دیکھ لو
پوچھتے کیا ہو کہ کیا ہے کربلا

ایک سرورؑ کا بریدہ سر ہے سُن
اور سرِ زینبؑ کی اک چادر ہے سُن
سرخیٔ خونِ علی اصغرؑ ہے سُن
جن کے دم سے کربلا ہے کربلا

Presented By: ShianeAli.com

آ رہی ہے جو بطرفِ مشرقین
آ رہی ہے جو بطرفِ مغربین
آ رہی ہے جو صدا ہائے حسینؑ
کس کے گریے کی صدا ہے کربلا

سیدہ کیا مرتضیٰ کیا ہے نویدؔ
مجتبیٰؑ کیا مصطفیٰؐ کیا ہے نویدؔ
کیا کہوں اِس کے سوا کیا ہے نویدؔ
کربلا ہے کربلا ہے کربلا

نوحہ

یہ صدا مہدیؑ کی ہے حیا علیٰ خیر العمل
ہاں بچھا فرشِ عزا اے کہنے والے العجل

العجل کہنا ہے تو پھر دے صدا تو یا حسینؑ
گریہ و ماتم ہی بس غیبت میں ہے میرا عمل

جو صدا ہل من کی ہے وہ میرے جد کی ہے صدا
چل پڑا ہے قافلہ آ قافلے کے ساتھ چل

کُلّ یوم عاشورہ ہے کل ارضِ کربلا
آج ہے یہ کربلا اور شام کا بازار کل

لے نویدؔ اِس سر پہ لے اِن ماتمی قدموں کی خاک
تُو بھی پائے گا شفا اِس خاک کو چہرے پہ مل

Presented By: ShianeAli.com

کربلا والوں کے نام

میری نیّت میرا سجدہ کربلا والوں کے نام
میرا سَر اور میرا سودا کربلا والوں کے نام

قریہ قریہ کو بہ کو کوچہ بہ کوچہ سو بہ سو
خاک اُڑانا رقص کرنا کربلا والوں کے نام

کیا گزر اور کیا بسر اور کیا قیام اور کیا سفر
صُبح کرنا شام کرنا کربلا والوں کے نام

کیا خودی اور کیا خدا اور کیا فنا اور کیا بقا
نبض چلنا دل دھڑکنا کربلا والوں کے نام

کیا المیہ کیا طربیہ کیسا غم کیسی خوشی
میرا نوحہ میرا نغمہ کربلا والوں کے نام

Presented By: ShianeAli.com

کیا حذر کیا الحذر کیا تشنگی کیا ماحضر
میرا لقمہ میرا فاقہ کربلا والوں کے نام

کیا وجود اور کیا نشاں اور کیا پتنگا کیا دھواں
میرا بننا میرا مِٹنا کربلا والوں کے نام

کیسی صبحیں کیسی شامیں کیسی راتیں کیسے دن
میرا مرنا میرا جینا کربلا والوں کے نام

کیا مکاں کیا لامکاں اور کیا عدد کیا لا عدد
میرا رُکنا میرا چلنا کربلا والوں کے نام

نیست کیا اور ہست کیا اور بود کیا اور رفت کیا
میرا آنا میرا جانا کربلا والوں کے نام

طائرِ لاہوت ہوں میں طائرِ سدرہ ہوں میں
میرا پانی میرا دانہ کربلا والوں کے نام

خیمۂ شہہؑ میں ہوں مَیں آشور کی شب کا دیا
میرا بُجھنا میرا جَلنا کربلا والوں کے نام

اِس میں پنہاں رازِ اقراء اِس میں پنہاں رازِ قُل
یہ کلام اور یہ صحیفہ کربلا والوں کے نام

میں کیا سوچا نویدؔ اور میں نے کیا سمجھا نویدؔ
میرا سوچا میرا سمجھا کربلا والوں کے نام

Presented By: ShianeAli.com

نوحہ

یہی ہے عشق ہمارا کہ بَین کر رہے ہیں
یہی ہے کام کہ بس یا حسینؑ کر رہے ہیں

اُسے سمجھنے کو درکار ہے نیابتِ حُرؑ
جو بات ہم سے شہہِ مشرقین کر رہے ہیں

وہاں وہی ہیں وہی جانتے ہیں وہ ہیں کہاں
جہاں پہ سجدہ شہہِؑ قبلتین کر رہے ہیں

غمِ حسینؑ کی حسرت میں ہیں جو سرگرداں
وہی سکون میں ہیں بس وہ چین کر رہے ہیں

ادائے اجرِ رسالتؐ کے بعد اُن سے بھی مِل
نویدؔ ادا کہ جو اجرِ حسینؑ کر رہے ہیں

Presented By: ShianeAli.com